رسائل و مسائل

جماعت اسلامی اور جمہوریت ——— تسخیر کا مفہوم

سوال - ذہن میں دو سوالات ہیں جن کے صحیح اور تسلی بخش جوابات کے لیے آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ جلد جوابات سے ممنون فرمائیں گے

۱ - جماعت اسلامی اس ملک میں عرصہ سے جمہوریت کی بحالی کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ جمہوریت کو اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کے لیے ایک ذریعہ سمجھتی ہے مگر موجودہ انتخابات میں جبکہ ملک کے جمہور نے خلاف اسلام قوتوں کے حق میں اپنی رائے استعمال کی ہے تو کیا اس کے بعد بھی جمہور کو اسلامیت کا شعور بخشے بغیر یا جمہور کا اسلامیت کے شعور سے بہرہ مند ہوئے بغیر اُن کی موجودہ ذہنی و اخلاقی سطح کے ساتھ جمہوریت اسلامی نظام کے قیام کے لیے ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے؟ اگر ہو سکتی ہے تو کیسے؟ اگر نہیں تو جماعت اسلامی کا اب جمہوریت کے بارے میں کیا رویہ ہے؟

۲ - اسلام اور موجودہ سائنسی نقطۂ نظر سے "تسخیر" کا مفہوم کیا ہے اور دورِ جدید کے سائنسی کمالات و اکتشافات پر تسخیر کا اطلاق کیا صحیح ہے؟ بالخصوص چاند پر انسان کی رسائی کے لیے تسخیر چاند کی اصطلاح استعمال کرنا کہاں تک درست ہے؟

جواب - مجھے افسوس ہے کہ آپ کے سوالات کے جوابات دینے میں کافی تاخیر ہو گئی ہے۔ گزشتہ انتخابات میں جماعت اسلامی کے ناکام ہونے کے باوجود جمہوریت کے بارے میں اس کے موقف میں بحمداللہ کوئی تبدیلی نہیں آئی اور وہ اب بھی اپنے اس موقف پر علیٰ حالہٖ قائم ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی نظام کے قیام کے لیے جمہوری راستوں کو چھوڑ کر آمریت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ راہ اگرچہ بظاہر بڑی آسان اور مختصر معلوم ہوتی ہے مگر خطرات سے پُر ہے اور بعض اوقات انقلاب کا یہ راستہ کسی قوم کو بہت بڑی تباہی سے دوچار کر دیتا ہے۔ آپ نے اپنے خط میں استدلال کی جو عمارت کھڑی کی ہے اُس سے یہ معلوم

ہوتا ہے کہ آپ عوام کو "اسلامیت کے شعور" سے بہرہ مند کیے بغیر انتخابات میں حصہ لینا جماعت اسلامی کی قوتوں کا زیاں سمجھتے ہیں، مگر شاید آپ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ انتخابات میں جماعت اسلامی کی شرکت عوام کے اسلامی شعور کو بیدار کرنے کا بھی تو ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انتخابات کے نتائج ہماری خواہش اور توقع کے مطابق برآمد نہیں ہوئے مگر ان انتخابات کے دوران جماعت اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے افراد نے جو جدوجہد کی ہے کیا وہ ذہنوں کو بیدار کرنے میں بالکل رائیگاں ثابت ہوئی ہے؟

۲۔ عربی لغت اور اسلامی اصطلاح کی رو سے تسخیر کے معنی کسی کو کسی خاص مقصد کی طرف زبردستی لے جانے کے ہیں۔ قرآن میں ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ "اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس نے (اپنے کرم سے) ان سب کو تمہارے کام پر لگا دیا ہے۔" وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ "جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا۔"

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اسی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"تمہارے لیے مسخر کیا" کو عام طور پر لوگ غلطی سے "تمہارے تابع کر دیا" کے معنی میں لے لیتے ہیں اور پھر اس مضمون کی آیات سے عجیب عجیب معنی پیدا کرنے لگتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ تو یہاں تک سمجھ بیٹھے کہ ان آیات کی رو سے تسخیر السموات والارض انسان کا منتہائے مقصود ہے حالانکہ انسان کے لیے ان چیزوں کو مسخر کرنے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے قوانین کا پابند بنا رکھا ہے جن کی بدولت وہ انسان کے لیے نافع ہو گئی ہیں۔ کشتی اگر فطرت کے چند مخصوص قوانین کی پابند نہ ہوتی تو انسان کبھی بحری سفر نہ کر سکتا۔ دریا اگر مخصوص قوانین میں جکڑے ہوئے نہ ہوتے تو کبھی ان سے نہریں نہ نکالی جا سکتیں۔ سورج اور چاند اور روز و شب اگر ضابطوں میں کسے ہوئے نہ ہوتے تو یہاں انسانی زندگی ہی ممکن نہ ہوتی، کجا کہ ایک پھلتا پھولتا انسانی تمدن وجود میں آ سکتا۔"

قرآن حکیم میں کائنات کی مختلف اشیاء کے بارے میں تسخیر کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے، اس کے موقع اور محل کو دیکھتے ہوئے دورِ جدید کے سائنسی کمالات و انکشافات پر تسخیر کا اطلاق کسی طرح بھی صحیح معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ تسخیر کا عمل تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کائنات کے مختلف مخفی گوشوں کی تلاش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ

(بقیہ: رسائل و مسائل)

نے عالم طبیعیات میں جو مختلف قوتیں پیدا کر رکھی ہیں اُن سے استفادہ کرنے کے لیے تجربات کرتا رہتا ہے لہٰذا یہ تسخیر نہیں بلکہ محض اکتشاف (EXPLORATION) یا دریافت (DISCOVERY) ہے۔ جس ذاتِ باری نے کائنات کی تخلیق کی ہے، اسی ذات نے اپنے قوانین سے اس کی تسخیر بھی کر رکھی ہے تاکہ ہم اس کی گوناگوں نعمتوں سے استفادہ کر سکیں۔